

5126 - قرآن کریم میں سجدہ تلاوت کے مقام

سوال

وہ کونسی آیات ہیں جن میں سجدہ کرنا ضروری ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

قرآن مجید میں پندرہ جگہ پر سجدہ کرنا ضروری عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قرآن میں پندرہ سجدے پڑھائے ، ان میں سے تین مفصل اور سورۃ الحج میں دو سجدے ہیں - رواہ ابوداؤد ، ابن ماجہ ، مستدرک الحاکم ، دار قطنی ، نے روایت کی اور منذری اور امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حسن کہا ہے -

اور وہ پندرہ سجدے مندرجہ ذیل ہیں :

- 1 - ان الذین عند ربہم لایستکبرون عن عبادتہ ویسبحونہ ولہ یسجدون (یقینا جو آپ کے رب کے نزدیک ہیں وہ اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور اس کو سجدہ کرتے ہیں) الاعراف (206)
- 2 - ولہ یسجد من فی السماوات والارض طوعا وکرہا وظلالہم بالغدو والاصال اللہ ہی کے لیے زمین اور آسمان کی سب مخلوق خوشی اور ناخوشی سے سجدہ کرتی ہے ، اور صبح وشام ان کے سائے بھی - الرعد (15) -
- 3 - ولہ یسجد ما فی السماوات وما فی الارض من دابة والملائکة وهم لایستکبرون (یقینا آسمان وزمین کے کل جاندار اور تمام فرشتے اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ کرتے ہیں اور ذرا بھی تکبر نہیں کرتے) النحل (49) -
- 4 - قل آمنوا بہ او لا تؤمنوا ان الذین اوتوا العلم من قبلہ اذا یتلی علیہم یخرون علیہم للانقان سجدا (کہہ دیجئے ! تم اس پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ ، جنہیں اس سے پہلے علم دیا گیا ہے ان کے پاس تو جب بھی اس کی تلاوت کی جاتی ہے تو وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں) الاسراء (107) -
- 5 - اذا تتلی علیہم آیات الرحمن خروا سجدا وبکیا (ان کے سامنے جب اللہ رحمان کی آیتوں کی تلاوت کی جاتی تھی تو یہ سجدہ کرتے روتے گڑگڑاتے گر پڑتے تھے) مریم (58) -

6 – الم تر ان الله يسجد له من فى السموات ومن فى الارض والشمس والقمر والنجوم والجبال والشجر والدواب وكثير من الناس وكثير حق عليه العذاب ومن يهن الله فما له من مكرم ان الله يفعل مايشاء (کیا تو دیکھ نہیں رہا کہ سب آسمان والے اور زمین والے ، اور سورج چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سے انسان بھی اللہ کے سامنے سجدہ کرتے ہیں ہاں بہت سے وہ بھی ہیں جن پر عذاب کا مقولہ ثابت ہوچکا ہے ، جسے اللہ تعالیٰ ذلیل کرے اسے کوئی بھی عزت دینے والا نہیں ، یقیناً اللہ تعالیٰ جو چاہتا کرتا ہے) الحج (18) -

7 – یاایہالذین آمنوا اركعوا واسجدوا واعبدوا ربکم وافعلوا الخير لعلکم تفلحون (اے ایمان والو! رکوع و سجدہ کرتے رہو اور اپنے رب کی عبادت میں لگے رہو اور نیک کام کرتے رہو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ) الحج (77)

8 – واذا قيل لهم اسجدوا للرحمن قالوا وما الرحمن انسجد لما تامرنا وزادهم نفورا (اور جب بھی ان سے رحمن کو سجدہ کرنے کا کہا جاتا ہے تو جواب دیتے ہیں رحمن کیا ہے ؟ کیا ہم اسے سجدہ کریں جس کا تو ہمیں حکم دے رہا ہے اور اس (تبلیغ) نے ان کی نفرت میں مزید اضافہ کر دیا) الفرقان (60)

9 – الا يسجدوا لله الذى يخرج الخبء فى السموات والارض ويعلم ما تخفون وما تعلنون (کہ اسی اللہ تعالیٰ کے لیے سجدے کریں جو آسمانوں اور زمینوں کی پوشیدہ چیزوں کو نکالتا ہے ، اور جو کچھ تم چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو وہ سب جانتا ہے) النمل (25) -

10 – انما یومن بآیاتنا الذین اذا ذکرنا بها خروا سجدا وسبحوا بحمد ربهم وهم لایستکبرون (ہماری آیتوں پر وہی ایمان لاتے ہیں جنہیں جب کبھی اس کی نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح پڑھتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے) السجدة (15) -

11 – وظن داود انما فتناه فاستغفر ربه وخر راكعا واناب (اور داود علیہ السلام سمجھ گئے کہ ہم نے انہیں آزمایا ہے ، پھر تو وہ اپنے رب سے استغفار کرنے لگے اور عاجزی کرتے ہوئے گریڑے اور پوری طرح رجوع کیا) ص (24) -

12 – ومن آیاته اللیل والنهار والشمس والقمر لاسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا لله الذى خلقهن ان کنتم اياه تعبدون (اور دن رات اور سورج چاند بھی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں ، تم سورج کو سجدہ نہ کرو اور نہ ہی چاند کو بلکہ اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرو جس نے ان سب کو پیدا فرمایا ہے ، اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو) فصلت (37) -

13 – فاسجدوا لله واعبدوا (تو اللہ ہی کو سجدہ کرو اور اس کی ہی عبادت کرو) النجم (63) -

14 – اذا قرئ علیہم القرآن لایسجدون (اور جب ان پر قرآن پڑھا جات ہے تو وہ سجدہ نہیں کرتے) الانشقاق (21)

15 – کلا لا تطعه واسجد واقترب خبردار ! اس کا کہنا ہرگز نہ ماننا اور سجدہ کر اور قریب ہو جا) العلق (19) - فقہ

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے تمام المنۃ میں اس پر تعلیق لگاتے ہوئے کہا ہے کہ :

یہ حدیث ہرگز حسن نہیں ہوسکتی کیونکہ اس میں مجہول راوی ہیں ، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے " التلخیص " میں منذری اور نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کی تحسین کو نقل کرنے کے بعد کہا ہے کہ : اور عبدالحق اور ابن قطن نے اسے ضعیف کہا ہے ، اس کی سند میں عبداللہ بن منین جو کہ مجہول ہے اور اس سے روایت کرنے والا حارث بن سعید العتقی بھی غیر معروف ہے ۔

اور ابن ماکولا کا کہنا ہے کہ : اس حدیث کے علاوہ اس کی کوئی اور حدیث نہیں ہے ۔

اسی لیے طحاوی نے یہ اختیار کیا ہے کہ سورۃ الحج کے آخر میں دوسرا سجدہ نہیں ، اور محلی میں یہی مذهب ابن حزم نے اختیار کرتے ہوئے کہا ہے کہ : اس لیے کہ اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی صحیح حدیث ثابت نہیں اور نہ ہی اس پر اجماع ہے ، لیکن عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبداللہ بن عمر اور ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس میں سجدہ ثابت ہے ۔

پہرا بن حزم کتاب میں باقی سجدوں کی مشروعیت کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں پہلے دس سجدوں کی مشروعیت پر اتفاق ہے ، اور اسی طرح طحاوی نے بھی شرح المعانی (1 / 211) میں اس پر اتفاق نقل کیا ہے ، لیکن انہوں نے سورۃ فصلت (حم السجدة) کے سجدہ کے بدلے میں سورۃ " ص " کا سجدہ ذکر کیا ہے ، پھر بعد میں ان دونوں سجدوں کو صحیح اسناد کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت کرتے ہوئے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ " ص " النجم " اور " انشقاق " اور اقراء " میں سجدہ کیا ، اور یہ تینوں آخری سجدے سور مفصل میں ہیں جس کا ذکر حدیث عمرو جو کہ ابھی ذکر کی گئی ہے ۔

تو مجموعی طور پر اس حدیث مع اسناد ضعیف ہونے کے باوجود اس کے عمل پر امت کا اتفاق ہے ، اور احادیث صحیحہ باقی سجدوں سورۃ الحج کے دوسرے سجدہ کے علاوہ کی شاہد ہیں ، سورۃ الحج کے دوسرے سجدہ کی سنت صحیحہ سے کوئی شہادت نہیں ملتی ، الا یہ کہ بعض صحابہ کا اس پر عمل ہے ، جو کہ اس کی مشروعیت پر دال ہے اور جبکہ خاص کر اس کی کوئی مخالفت نہیں ملتی ۔

تو خلاصہ یہ ہے قرآن کریم میں پندرہ سجدے ہیں جو کہ ابھی اوپر ذکر کیے گئے ہیں ۔

واللہ تعالیٰ اعلم .